45522- بیوی دعوی کرتی ہے کہ خاوند نے اس کی بیٹی سے جنسی زیادتی کی اور بھاگ کیا کیا خود بخود ہی طلاق واقع ہوجائیگی ؟

سوال

ایک مسلمان عورت جس کی چندماہ کی بیٹی تھی نے ایک مسلمان شخص سے شادی کی مذکورہ شخص اس بچی کے لیے باپ کی ذمہ داری ادا کررہا تھا، لیکن وہ شخص اپنے ملک سے واپس لوٹ کر آیا تو یہ انکشاف ہواکہ اس نے چھوٹی بچی کے ساتھ زیادتی کی ہے، اوراحتمال ہے جنسی زیادتی بھی ہوئی ہو، لیکن مذکورہ شخص اس سے انکار کرتا ہے .

اس کے مقابلہ میں میڈیکل رپورٹ بتاتی ہے کہ اس سے جنسی زیادتی ہوئی ہے، اور کچھ ہفتے علاج معالجہ کے بعد بچی نے یہ اقرار کیا کہ اس شخص نے ہی اس سے یہ کھلواڑ کیا ہے، اوراس کا ابھی تک یہی خیال ہے کہ جو کچھ ہوا ہے وہ صرف بوس وکنار تک ہی رہا ہے .

اس وقت سے ابھی تک مذکورہ شخص واپس نہیں آیا اوراس کی تلاش جاری ہے، میرا سوال یہ ہے کہ :

کیا میری یہ شادی خودبخودہی ختم اورباطل ہوجائیگی یا نہیں، اوراگر ختم نہیں ہوئی توماں اس شادی کو کس طرح ختم کرسکتی ہے، برائے مہربانی جواب ارسال ضرورکریں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

بلاشک اس عورت کے خاوند نے بچی کے
ساتھ جو کچھ کیا ہے اگر ثبوت مل جائے اس کی بنا پر وہ رجم کا مستحق ٹھرتا ہے،
یعنی اسے پتھر مار مار کرہلاک کردیا جائے، اس طرح کے حادثات وواقعات اللہ تعالی
کی شریعت مطہرہ سے دوری کی دلیل ہیں.

جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسلمان
شخص کو چاہیے کہ جس سے وہ رغبت رکھتا ہے اس سے شادی کی کوشش کرنی چاہیے، اور مسلمان
شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کی قریبی رشتہ دار لڑکیوں کو کمزور ایمان والے اشخاص
سے خلوت کرنے میں سستی وکوتاہی مت کرے چاہے وہ چھوٹی عمر کی ہی ہوں.

دوم :

یہ معلوم ہے کہ آدمی کے لیے نکاح میں
دو بہنوں کو جمع کرنا جائز نہیں، اوراس کے لیے جائز نہیں کہ عقد نکاح ہوجانے کے

بعد بیوی کی ماں یعنی ساس سے شادی کرے، اور اگر عورت سے دخول کر لے تو اس عورت کی
بیٹی سے بھی نکاح نہیں کر سکتا.

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا جب
کوئی شخص بیوی کی بہن یعنی اپنی سالی یا بیوی کی بیٹی یا بیوی کی ماں سے زنا کرے تو
کیا اس کے لیے اس کی بیوی حرام ہو جاتی ہے اور اسے طلاق دینا واجب ہو جاتا ہے یا
نہیں ؟

اور اگر اس نے اس عورت سے ابھی شادی
نہیں کی تو کیا وہ اس عورت سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں ؟

جواب یہ ہے کہ :

اہل علم کے ہاں یہ مسئلہ اختلافی ہے :

1 جمہور علماء کرام کے ہاں اس کی
بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی، یہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور عروۃ اور سعید
بن مسیب اور امام زہری کا قول ہے، اور جمہور علماء کا مسلک بھی یہی ہے.

بعض اہل علم نے ابن عباس رضی اللہ
تعالی سے نقل کیا ہے کہ اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائیگی، لیکن یہ ضعیف ہے، اور
صحیح یہی ہے جو اوپر بیان ہوا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

جمہور علماء کرام کی دلیل یہ ہے کہ :

یعنی شریعت میں نکاح کا اطلاق تو
معقود علیہا یعنی جس عورت کے ساتھ عقد نکاح کیا جائے اس پر ہوتا ہے، نہ کہ صرف وطئ
کرنے سے.

اور اس لیے بھی کہ زنا میں نہ تو
کوئی مہر ہوتا ہے اور نہ ہی عدت اور وراثت.

ابن عبد البر کہتے ہیں :

سب علاقوں کے اہل فتوی حضرات کا
اتفاق ہے کہ زانی پر وہ عورت حرام نہیں ہوتی جس سے ان نے زنا کیا ہے، اس لیے اس کی
ماں اور بیٹی سے نکاح کرنا بھی جائز ہوا.

2 ابراہیم نخعی، شعبی، ابو حنیفہ
اور ان کے اصحاب، احمد اسحاق اور مالک کی ایک روایت یہ ہے کہ جب کسی عورت سے زنا
کیا جائے تو اس کی ماں اور بیٹی اس پر حرام ہو جائیگی.

3 احناف کا مسلک یہ ہے اور شافعی
کا ایک قول کہ کسی مباح سبب کی وجہ سے شہوت کے ساتھ مباشرت ملحق ہوگی جماع کے
ساتھ کیونکہ یہ استمتاع ہے، لیکن حرام مثلا زنا یہ اثر انداز نہیں ہوگا، ان کا کہنا
ہے کہ بیوی کی ماں کو صرف چھونے اور اس کی شرمگاہ دیکھنے سے ہی اس پر بیوی حرام ہو
جائیگی.

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ان کا کہنا ہے کہ : جب کوئی شخص کسی
عورت کا وہ کچھ دیکھ لے جو اس کے لیے حلال نہیں یا پھر اسے شہوت کے ساتھ چھو لے تو
اس پر وہ سب حرام ہو جائینگی.

دیکھیں : المصنف (303/3).

جمہور کا مذہب راجح ہے یہ کہ بیوی کی
ماں یا بیٹی یا بہن سے کوئی حرام کام کرنے سے بیوی حرام نہیں ہوگی، چاہے اس نے اس
عورت سے شادی کی ہو یا شادی کے بعد.

اس سے یہ معلوم ہوا کہ جس خاوند نے
بیوی کی بیٹی سے زیادتی کی حتی کہ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ اس نے اس سے زنا کیا
ہے تو بھی اس حرام اور قبیح فعل کی بنا پر اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی.

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ :

"جب کسی شخص نے اپنی بیوی کی بہن سے
زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی"

صحیح بخاری (1963/5).

اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے :

ایک شخص نے اپنی بیوی کی ماں سے حرام
کا ارتکاب کر لیا تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا :

"اس نے دو حرمتوں کو پامل کیا، لیکن
اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی"

سنن بیہقی (168/7) حافظ ابن حجر
رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"مسئلة :

اگر کسی شخص نے ایک عورت سے زنا کر
لیا تو کیا اس عورت کی اصل اور فرع دونوں اس پر حرام ہو جائینگی، اور کیا اس عورت
پر اس شخص کی اصل اور فرع دونوں حرام ہو جائینگی ؟

جواب :

حرام نہیں ہونگی؛ کیونکہ یہ اس آیت
میں داخل نہیں ہیں :

{.اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور
تمہاری پرورش کردہ وہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم
دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں، اور
تمہارے صلبی سگے بیٹوں ی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا، ہاں جو گزر چکا
سو گزر چکا، یقیناً اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے}.النساء (23).

زانی عورت اس میں داخل نہیں ہوتی؛ چنانچہ
اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا تو ہم یہ نہیں کہینگے: یہ عورت اس کے حلائل
یعنی اس کی بیویوں میں شامل ہوگئی ہے اور نہ ہی ہم یہ کہیں گے: جس عورت سے زنا کیا
اس کی ماں اس کی بیوی کی ماں شامل ہوگئی ہے؛ تو پھر یہ حلال ہوگی کیونکہ یہ اللہ
تعالی کے اس فرمان میں داخل ہوتی ہے:

**{اور ان کے علاوہ تمہارے لیے حلال
کی گئی ہیں}** النساء (24).

دیکھیں: الشرح الممتع (179/5).

سوم:

آپ کو حق حاصل ہے کہ شرعی قاضی سے دو
شرعی اسباب کی بنا پر فسخ نکاح کا مطالبہ کر سکتی ہیں:

پہلا سبب:

خاوند کے فسق و فجور کی بنا پر کہ اس
نے یہ قبیح جرم کیا اس کے ثابت ہوجانے کے بعد.

دوسرا سبب:

خاوند کا گھر سے غائب ہوجانا، یہ
دونوں ایسے سبب ہیں جن کی بنا پر آپ کے لیے فسخ نکاح طلب کرنا حلال ہوجاتا ہے، اور
آپ کے لیے پورے حقوق طلب کرنا جائز ہوجاتے ہیں.

اسے طلاق ضرر یعنی ضرر کی بنا پر
طلاق کا نام دیا جاتا ہے، امام مالک اور امام احمد دونوں کا یہی کہنا ہے، وہ ضرر جس
کی بنا پر خاوند اور بیوی کے مابین علیحدگی طلب کرنا جائز ہوجاتی ہے وہ ہر اس ضرر
کو شامل ہے جو بیوی کے لیے نقصان اور برے سلوک کا باعث بنے چاہے وہ جسمانی ہو یا
نفسیاتی یا معنوی.

اور یہ چیز عورتوں اور ماحول اور عرف
عام اور رسم و رواج کے مختلف ہونے کی بنا پر مختلف ہوگی، جس ضرر کی بنا پر عورت

علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہے اس کی مثالوں میں یہ شامل ہے کہ :

بیوی کو بغیر کسی شرعی سبب کے زدکوب
کیا جائے، اور اسے کسی ایسے فعل کو سرانجام دینے پر مجبور کیا جائے جو حرام ہو یا
پھر واجب ترک کرنے پر مجبور کیا جائے، اور خاوند کا فسق و فجور اور اس کا برا سلوک
بھی اسی میں شامل ہے.

واللہ اعلم.